REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۱۵/۵۰ — ۴ احسان ۱۳۴۰ ہش — ۴ جون ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ سردرد کو بھی افاقہ رہا۔ شام کو کچھ بے چینی کی شکایت ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

درآمدی چینی کی پہلی کھیپ ۱۵ جون تک پاکستان پہنچ جائیگی

کپڑے کی درآمد کے بارے میں قطعی فیصلہ آئندہ درآمدی پالیسی کے اعلان سے پہلے ہوگا

راولپنڈی ۳ جون۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پاکستان نے برآمدی قرضوں کی ضمانت کی سکیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت نے سوتی کپڑے کے درآمد کرنے کے بارے میں ابھی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ البتہ نئی درآمدی پالیسی کے اعلان سے پہلے اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کرلیا جائے گا۔ آپ نے انکشاف کیا کہ درآمدی چینی کی پہلی کھیپ ۱۵ جون تک پاکستان پہنچ جائے گی۔

وزیر تجارت نے کہا کہ حکومت پچاس ہزار ٹن چینی درآمد کرنے کے انتظامات کو آخری شکل دے رہی ہے۔ پچیس ہزار ٹن چینی کی پہلی کھیپ ۱۵ جون سے پاکستان پہنچنا شروع ہوجائے گی۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ ۲۵ ہزار ٹن چینی کی قیمت ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر سے ادا کی جائے گی۔ باقی ۲۵ ہزار ٹن چینی غیر ملکی امداد کے پروگرام کے تحت درآمد کی جارہی ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی مدت میں ملک کے اندر چینی کی پیداوار پانچ لاکھ ٹن کردی جائے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں چینی پر کنٹرول جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس وقت ایسا قدم درست نہ ہوگا۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ بعض حلقوں کی طرف سے کپڑا درآمد کرنے کے سلسلہ میں جو مطالبہ کیا گیا ہے اس کا جائزہ لیا جارہا ہے اور اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ نئی درآمدی پالیسی کے اعلان سے پہلے کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ کپڑے کی درآمد کے مسئلہ پر وزارت تجارت کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں ۸ جون کو غور کیا جائے گا۔ بعد ازاں وزارت تجارت کی "سٹیئرنگ" کمیٹی بھی اس مسئلہ پر غور کرے گی۔ یاد رہے کہ چند روز قبل صوبائی گورنر نے کہا تھا کہ وہ مرکزی حکومت سے کہیں گے کہ بونس واؤچروں پر غیر ممالک سے کپڑا درآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

وزیر تجارت نے ایک نامہ نگار کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کو رعایتی قیمت پر سیمنٹ مہیا کرنے کے لئے پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سے کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر بیس ہزار ٹن سیمنٹ مشرقی پاکستان پہنچانے کا انتظام کرے اس سلسلہ میں ۱۴/ روپے سات پیسے فی ٹن کے حساب سے جو زائد خرچ آئے گا وہ حکومت برداشت کرے گی۔

کپاس اور پٹ سن کمیٹیوں کو ملا کر زرعی تحقیقات کا واحد ادارہ قائم کرنے کی تجویز

روئی کی پیداوار میں اضافہ نہ ہونے پر وزیر زراعت جنرل شیخ کا اظہار تشویش

کراچی ۳ جون۔ حکومت پاکستان کاٹن اور جیوٹ کمیٹیوں اور خوراک و زراعت کی کونسل کو مدغم کرکے ایک واحد ادارہ قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ مجوزہ ادارے کا نام اگریکلچرل ریسرچ کونسل آف پاکستان ہوگا۔ اس امر کا انکشاف وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل صبح پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی کے ۳۲ ویں عام اجلاس میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ جنرل شیخ نے کہا مجوزہ ادارہ کے قیام سے ملک میں تحقیقاتی کام کی رفتار تیز ہوجائے گی۔ وزیر خوراک و زراعت نے اس امر پر اظہار تشویش کیا کہ کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کی پُرزور مساعی کے باوجود کپاس کی سالانہ پیداوار سولہ لاکھ گانٹھ سے نہیں بڑھ سکی۔ انہوں نے کپاس کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سوتی کپڑے کی ملکی ملوں میں کپاس کی سالانہ کھپت بارہ لاکھ گانٹھ ہے۔ وزیر خوراک نے کہا کہ حکومت نے دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی مدت کے دوران تین لاکھ تکلے بڑھا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کپاس کی ملکی کھپت بڑھ کر تقریباً ۱۵ لاکھ گانٹھ سالانہ ہوجائے گی۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر کپاس کی پیداوار میں نمایاں اضافہ نہ ہوا تو کپاس کے ریشوں کی فاضل مقدار جو برآمد کی جاتی ہے اس کی برآمد کو زیادہ بڑھے گی۔

زنجبار کے ایک جزیرہ میں ہنگامی حالت کا اعلان

دارالسلام ۳ جون۔ برطانوی مشرقی افریقہ کے زیر تولیتی علاقہ زنجبار میں کل فسادات کے دوران ۴ افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوگئے۔ ان واقعات کے بعد وہاں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۲ جون (بذریعہ فون بوقت نو بجے شب) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ انتڑیوں میں تکلیف ہے پیٹ درد کی بھی شکایت ہے۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ یکم جون کو ڈاکٹروں نے معائنہ کیا تھا دوبارہ معائنہ کیا جائے گا۔ اور ایکسرے بھی دوبارہ لیا جائے گا۔

احباب جماعت حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد وانعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۴ جون بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے دن کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ محترم پروفیسر سراج الدین صاحب سیکرٹری محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان خطبہ اسناد پڑھیں گے — جن احباب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ وہ سوا گیارہ بجے تک اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوجائیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

محترم ملک غلام فرید صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو اب بفضلہ تعالیٰ بہت آرام ہے صرف بلڈ پریشر کی تکلیف ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ ملک محمد شفیع دارالرحمت ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴؍جون ۶۱ء

اللہ تعالیٰ کے وجود کی حقیقی شہادت

ایک گذشتہ حالیہ اداریہ میں ہم نے باری تعالیٰ کی ہستی کی ایک عقلی دلیل کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم نے اس دلیل کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ہم نے واضح کیا تھا کہ اس دلیل کا مغز یہ ہے کہ جس چیز کی بناوٹ میں ایسی حکمتیں پائی جاتی ہوں جو خود وہ چیز اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتی بلکہ کسی صاحب عقل ہی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا قدرتی امر ہے۔ کہ اس چیز کو بنانے والا کوئی دوسری صاحب عقل ہستی ہے۔

قرآن کریم نے اس دلیل کو اگرچہ بڑی وضاحت سے پیش کیا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے وجود کا حق الیقین اس دلیل سے پیدا نہیں ہوتا۔ یہ دلیل تو صرف عقل کی رہنمائی کے لئے ہے۔ یعنی عقل بھی اس پر حکمت کارخانۂ قدرت کو دیکھ کر سمجھ سکتی ہے کہ یہ کارخانۂ قدرت بغیر کسی صاحب عقل ہستی کے معرض ظہور میں نہیں آ سکتا گویا یہ دلیل ان لوگوں کے لئے چراغ راہ ہے جو اپنی عقل کے بغیر کسی چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو ہر چیز کے لئے ایسی دلیل چاہتے ہیں جس کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ آج سائنس نے ہمارے سامنے قدرت کے ایک حصہ کو کھول کر رکھنے کی کوشش کی ہے اور اس نے بعض ایسی باتیں معلوم کر لی ہیں جن میں بڑی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ جن بڑے سائنسدانوں نے ان حکمت کی باتوں پر غور کیا ہے ان کو عقل نے یہی سمجھایا ہے کہ ایسی پر حکمت کائنات بغیر کسی عاقل صانع کے وجود میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس کائنات کا کوئی صاحب عقل صانع ہو۔

الغرض اس عقلی دلیل کا ماحصل صرف اتنا ہے کہ اس کائنات کا کوئی صاحب عقل صانع ہونا چاہیئے ورنہ اس میں یہ حکمتیں نہ پائی جاتیں۔ تاہم اس دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی ایسی ہستی واقعی موجود بھی ہے۔ اس دلیل سے ایک بڑی حد تک باری تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے مگر یہ یقین حق الیقین کے درجہ پر نہیں پہنچتا اور جب تک کسی امر پر یقین حق الیقین کے درجہ پر نہ پہنچے اس سے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے جو کامل یقین سے ہونے چاہئیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عملی دنیا کا ایک بہت بڑی حد تک دارومدار حق الیقین پر ہے۔ جب تک حق الیقین پیدا نہ ہو ہماری قوت ارادہ اور قوت عمل اپنی پوری طاقت سے کام نہیں کرتیں۔ قوت عمل صرف اسی وقت حرکت میں آتی ہے جب ہم کو کسی مقصد اور اس کے ذرائع حصول پر حق الیقین پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو لاہور سے کراچی جانا چاہتا ہے پہلے یہ یقین قائم کر لیتا ہے کہ فلاں گاڑی پر سفر کرنے سے وہ کراچی پہنچ جائے گا اس کے لئے وہ ٹائم ٹیبل سے مدد لیتا ہے پھر وہ وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پر پہنچتا ہے اور اس یقین کے ساتھ کہ فلاں کھڑکی سے ٹکٹ ملے گا ٹکٹ خریدتا ہے پھر وہ اس خاص پلیٹ فارم کا جہاں سے گاڑی چلتی ہے پتہ کرتا ہے اور یقین کر کے اس پلیٹ فارم پر پہنچتا ہے اور یہ یقین کر کے کہ یہی گاڑی کراچی جاتی ہے اس میں بیٹھ جاتا ہے اگر اس کو ان تمام باتوں پر یقین نہ ہوتا اور کسی میں بھی شک ہوتا تو وہ کبھی اس گاڑی میں نہ بیٹھ سکتا۔ الغرض اس کا یہ عمل یقین پر مبنی ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی پر جب تک کامل یقین نہ ہو وہ اعمال ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔ جو اس یقین کا نتیجہ ہونے چاہئیں جو شخص اس حد تک یقین رکھتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرگرم نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک اس کا صانع ہونا چاہیئے مگر جب تک مجھے اس ہستی کا مشاہدہ نہ ہو اس وقت تک میں کامل یقین پیدا نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ موقف بالکل صحیح ہے۔ ہونا چاہیئے کی مشکوک حالت ہے۔ یہ یقین کا صرف ابتدائی مرحلہ ہے جہاں سے انسان ذرا سے شک کی وجہ سے واپس جا سکتا ہے وہ کہہ سکتا ہے جیسا کہ آج دہریہ اور مادہ پرست سکول خیال کرتا ہے کہ یہ حکمتیں جو کائنات میں پائی جاتی ہیں یہ مادہ ہی کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے چنانچہ مارکس جو اشتراکیت کا موجد سمجھا جاتا ہے فکر انسانی کو صرف دماغ کی پیداوار بیان کرتا ہے الغرض یہ مقام ایسا ہے کہ جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عملاً گامزن ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اگرچہ مارکس نے جو کہا ہے وہ اس لحاظ سے صحیح ہے کہ دماغ کے بغیر "فکر" کا وجود نہیں ہوتا مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دماغ میں قوت فکر اپنے آپ پیدا ہو گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کر سکا کہ ایک دماغی خلیہ کس طرح معرض وجود میں آتا ہے اس میں کیا مادی عنصر ہیں اور وہ کس طرح ملائے گئے ہیں بالفرض انسان ایسا معلوم بھی کر لے تو پھر بھی یہ سوال باقی رہے گا کہ عناصر کے ایسے اختلاط سے خلیہ میں زندگی کیوں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مارکس یا بڑے سے بڑے مادہ پرستوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے لیکن اس کا جواب نہ ہونا ان لوگوں کو اس امر سے نہیں روک سکا کہ وہ یہ عقیدہ رکھیں کہ مادہ میں یہ صفات ذاتی ہیں۔ لہذا یہ مقام جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی میں مجرد عقلی دلیل مہیا کرتا ہے کوئی ایسی مضبوط بنیاد نہیں رکھتا جس کے شکستہ ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ اس لئے یہ عقلی دلیل کہ اس پر حکمت کارخانہ کائنات کی بنانیوالی کوئی ہستی ہونی چاہیئے۔ اگرچہ بڑی اچھی دلیل ہے مگر یہ دلیل ہمارے دینی اعمال کی محکم بنیاد نہیں بن سکتی۔ یہ ہم کو صرف "ہونا چاہیئے" کے مقام تک پہنچاتی ہے جو ایک پھسلن مقام ہے۔

پھر سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے وجود کی کوئی ایسی دلیل ہے جو انسان کو حق الیقین تک پہنچا سکتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا وجود "ہونا چاہیئے" سے بڑھ کر "ہے" ثابت ہو سکتا ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا یقین ہو سکتا ہے جس طرح کا یقین ہم ایک سیب کو کھا کر یقین کر لیتے ہیں کہ اس میں خاص قسم کی شیرینی اور خاص قسم کی خوشبو ہے جو سیب ہی میں ہوتی ہے سچی بات یہ ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین پیدا نہیں کر سکتے تو ہماری دینی زندگی کی کوئی بنیاد ہی نہیں۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب یعنی یہ کتاب ان متقیوں کی رہنمائی کرتی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اس طرح متقیانہ زندگی کی بنیاد ہی ایمان بالغیب پر رکھی گئی ہے اگر ہم کو غیب پر ایمان نہ ہو تو ہم تقوی کی راہ میں کوئی قدم نہیں مار سکتے اور قرآن کریم ہماری کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔

عقل ایک بڑی نعمت ہے مگر ہم نے دیکھا ہے کہ وہ ہم کو صرف دروازہ تک پہنچاتی ہے اندر جانے کے لئے اس کے بھی پر جلتے ہیں۔ بے شک یہ عقل کا بڑا کمال ہے تاہم ہم اس کے ذریعہ اس ہستی سے دوچار نہیں ہو سکتے اگرچہ وہ ہمیں بتا دیتی ہے کہ ہمارے محبوب حقیقی کا یہ محل ہے۔ اب اندر لے جانا میرا کام نہیں ہے بلکہ صاحب خانہ کا کام ہے میں نے اس کے دروازہ تک پہنچا دیا ہے۔ عقل ہمیں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ نہیں کرا سکتی وہ صرف اتنا بتا سکتی ہے کہ اس کا مشاہدہ ہو سکتا ہے اور یہ صاحب خانہ سے تمہارے تعلقات پر منحصر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

من جاھدوا فینا لنھدینھم
فی سبلنا۔

جو لوگ ہمارے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے ملنے کے راستوں میں راہنمائی کرتے ہیں۔ دوسری بات جو اس ضمن میں قرآن کریم نے بتائی ہے وہ یہ کہ

لا تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار

یعنی اس کو حواس نہیں پا سکتے بلکہ وہ خود حواس پر نازل ہوتا ہے۔ یہ پہلو بھی بڑا اہم ہے۔ پہلا قدم یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے جدوجہد کریں۔ دوسرا قدم یہ ہے کہ ہماری تڑپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت خود جوش میں آتی ہے اور وہ خود ہماری طرف بڑھتا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس نے ہماری جدوجہد کے لئے بھی راستہ کی نشاندہی کی ہے اور شروع ہی میں ایمان بالغیب کی اہمیت جتانے کے بعد اللہ تعالیٰ ہماری توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے چنانچہ وہ متقیوں کیلئے یہ ہدایت بھی دیتا ہے کہ رسالت پر بھی ایمان لائیں۔

الذین یؤمنون بما
انزل الیک وما
انزل من قبلک

یعنی متقی وہ ہیں جو نہ صرف غیب پر ایمان لاتے ہیں بلکہ رسالت پر بھی ایمان لاتے ہیں اسی طریق سے ہم اپنی مراد پا سکتے ہیں۔

اولٰئک علٰی ھدًی من
ربھم واولٰئک ھم
المفلحون۔

یعنی یہی لوگ اپنے رب سے ہدایت یافتہ

(باقی دیکھیں صٹ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے +

ایک آیت کا مفہوم

فرمایا۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے کہ اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا (احزاب آیت ۶۲) یعنی کفار جہاں کہیں بھی تمہارے قابو میں آئیں چاہیئے کہ وہ پکڑے جائیں اور قتل کر دیئے جائیں۔ اس آیت پر مخالفین اسلام اعتراض کیا کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے یہ نہایت ظالمانہ حکم دیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا

یہ اعتراض محض قلت تدبر کا نتیجہ ہے

کیونکہ یہ حکم مسلمانوں کو عام حالات میں نہیں دیا گیا بلکہ خاص حالات سے تعلق رکھنے والا ہے اور یہ ان کفار کے متعلق ہے جو عملی طور پر مسلمانوں سے جنگ کر رہے ہوں گویا یہ حکم صرف میدان جنگ کے لئے ہے اور میدان جنگ ایک ایسی جگہ ہے جہاں اس حکم کی ضرورت سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ دشمن کی فوج چڑھائی کر کے آ گئی ہو اور اس نے قتل و غارت شروع کر دیا ہو تو اس کی مخالف فوج جس کے سپاہی کٹ کٹ کر مر رہے ہوں اپنے دشمن کی فوج سے پیار کرنے لگ جائے؟ جب ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو اس بات پر اعتراض کرنا کہ یہ حکم مسلمانوں کو کیوں دیا گیا ہے دانائی سے بالکل بعید ہے اگر دشمن یہی معاملہ کر رہا ہو تو

کیا وجہ ہے

کہ مسلمان اس کے مقابلہ میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔ قرآن کریم کے اس حکم کے نزول سے پہلے کفار مکہ نے مسلمانوں کے خلاف یہی فیصلہ کیا تھا پھر اس کے ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بھی انہی الفاظ میں مسلمانوں کو اجازت دیدی کہ اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا پس یہ فتویٰ ابتدا کفار مکہ کا مسلمانوں کے غلاف تھا جس کو قرآن کریم نے دوہرا دیا اور سالہا سال کے بعد دوہرایا۔ اب تو انٹرنیشنل لاء (International Law) کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتب ہیں اور کورس بن گئے ہیں پرانے زمانے میں یہ اصول نہ ہوتے تھے مگر ان لوگوں میں بھی یہ اصل پایا جاتا تھا کہ

غیر ملکی سفیر کو قتل کرنا جائز نہیں

گویہ اصل باقاعدہ احاطہ تحریر میں نہیں آیا تھا مگر وہ لوگ اس کو تسلیم کرتے تھے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ Unwritten Law تھا اسی کے ماتحت جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی بادشاہ کی طرف سے ایک سفیر آیا اور کچھ دن آپؐ کی صحبت میں رہنے کے بعد اس کو سمجھ آ گئی اور اس نے عرض کیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا اس وقت بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ملک میں واپس چلے جاؤ تاکہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ تم پر کسی قسم کا دباؤ ڈال کر تمہیں مسلمان بنایا گیا ہے اگر تم مسلمان ہونا چاہتے ہو تو واپس جا کر پھر دوبارہ آؤ اور مسلمان بنو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر احتیاط کی درحقیقت سفیر ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جو

دو ملکوں کے درمیان صلح

قائم رکھتا ہے اگر سفیر کو مار دیا جائے یا یہ ذریعہ خراب ہو جائے تو اچھے تعلقات برقرار نہیں رہ سکتے۔ بظاہر اخبار پڑھنے والے جب اس قسم کی خبر پڑھتے ہیں کہ فلاں حکومت نے اپنا سفیر فلاں علاقہ سے واپس بلوا لیا ہے تو وہ اس خبر کو کچھ اہمیت نہیں دیتے اور وہ یونہی اس خبر پر سے گذر جاتے ہیں حالانکہ یہ خبر نہایت اہم ہوتی ہے اور اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب ان دونوں قوموں کی الجھنوں کو سلجھانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب سفیر ہی نہ ہوگا تو الجھنیں بڑھنی شروع ہو جائیں گی۔ غرض کسی حکومت کے اپنے سفیر کو واپس بلانے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ان دونوں حکومتوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔ پرانے زمانہ میں

جنگوں کے لئے باقاعدہ اعلان

کیا جاتا تھا تاکہ مخالف حکومت اپنی تیاری کرے مگر کفار نے اس فیصلہ کے متعلق کہ جہاں مسلمانوں کو پکڑو مار دو، کوئی اعلان نہ کیا تھا بلکہ یونہی چند رؤسا نے آپس میں مشورہ کر کے طے کر لیا تھا کہ مسلمانوں کو مار دو مگر قرآن کریم نے جنگ کے لئے باقاعدہ یہ اعلان کیا کہ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر (سورہ حج آیت ۴۰) یعنی وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے غرض کفار نے تو ایک نہیں بلکہ دو قانونوں کو توڑا تھا اوّل انہوں نے باقاعدہ اعلان نہ کیا اور مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا دوسرے انہوں نے بغیر کسی جرم کے اس کا ارتکاب کیا جو بذات خود ایک جرم ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلمان مدتوں تک کفار کے ہاتھوں تکالیف اٹھاتے رہے اور ان کے ظلم و ستم کو سہتے رہے لیکن اسلام نے اس کا بدلہ نہ لیا اور سالہا سال تک صلح رکھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اعلان کرایا کہ اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا کہ جس طرح کفار نے تمہارے متعلق یہ کہا تھا کہ جہاں مسلمانوں کو پاؤ پکڑو اور مار دو اسی طرح تمہیں بھی اب اجازت دی جاتی ہے کہ تم بھی کفار کے ساتھ یہی سلوک کرو لیکن اس کے ساتھ ہی

ایک شرط بھی لگا دی گئی

اور وہ یہ کہ کفار تو کہتے ہیں کہ جہاں مسلمان مل جائے اسکو مار دو خواہ کوئی باقاعدہ جنگ ہو رہی ہو یا نہ ہو رہی ہو مگر مسلمان ایسا نہیں کر سکتے بلکہ ان کا یہ حکم مشروط ہے اور صرف لڑائی میں ہی انہیں کفار کو قتل کرنے اور مارنے کی اجازت ہے۔

عمل صالح سے کیا مراد ہے

ایک دوست نے سوال کیا کہ عمل صالح سے کیا مراد ہے؟ حضور نے فرمایا عمل صالح کے معنے عوام تو یہ کرتے ہیں کہ ایسا عمل جو نیک ہو مگر میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا عمل جو مناسب حال ہو کیونکہ عربی زبان میں صَلَحَ کے معنے مناسب حال کے ہوتے ہیں دنیا میں بعض اوقات ایک ہی عمل جو دوسرے وقت میں نیک ہوتا ہے حالات کے بدلنے سے گناہ کا موجب بن جاتا ہے مثلاً جہاد کا موقعہ ہو۔ دشمن نے حملہ کر دیا ہو اور ایک شخص اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کے نماز پڑھنے کو نیک عمل نہیں کہا جائے گا کیونکہ یہ موقعہ نماز کا نہ تھا بلکہ جہاد کا تھا اسی طرح اگر کوئی شخص بھوک سے مر رہا ہو اور دوسرے شخص کو روزہ دار ہونے کے باوجود اسے کھانا مہیا کرنے کا احساس نہ ہو تو اس کا روزہ رکھنا مناسب حال عمل نہ ہوگا کیونکہ روزے کی تو سب سے بڑی غرض ہی یہ ہے کہ بھوکوں کی تکلیف کا احساس ہو سکے اسی لئے اگر کوئی روزہ دار فاقہ زدہ کی مدد نہیں کرتا تو اس کا روزہ رکھنا نیک عمل نہیں کہلائے گا۔ پس

عمل صالح کے معنے

یہ ہیں کہ وہ نیک عمل جو موقعہ اور محل کے مناسب ہو اسی دوست نے ایک اور سوال یہ کیا کہ من کان یرجو لقاء ربہ الآیہ میں ایمان کا ذکر نہیں ہے مگر عمل صالح کا ہے اس کی کیا وجہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا اس آیت کے اندر جو رجا کا لفظ آتا ہے اسی میں ایمان کا بھی ذکر ہے اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لقاء کی امید ہی نہ ہوگی تو وہ عمل صالحہ کیسے کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لقاء کی امید رکھے گا وہ ضرور ایمان دار ہوگا ایمان کے بغیر لقاء ربی کی امید کے تو کچھ معنے ہی نہیں ہو سکتے

یوز آسف اور شہزادہ نبی

اسی دوست نے تیسرا سوال یہ کیا کہ بہائی فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ سری نگر میں شہزادہ نبی کی قبر ہے عیسےٰ کی نہیں ہے اس پر حضور نے فرمایا۔ شہزادہ نبی سوائے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اور کوئی نہیں گذرا اور نہ کسی دوسرے نبی کو پرنس Prince کے نام سے پکارا گیا ہے انگریز جس کو Jesus کہتے ہیں اسی کا نام شہزادہ نبی ہے اور اسی کو ہم مسیح بھی کہتے ہیں اپنے

اپنے ملک اور لہجہ کے لحاظ سے ان ناموں میں فرق ہے جیسے انگور ہے۔ ہم اردو زبان میں اسے انگور کہتے ہیں مگر انگریزی میں اسے گریپ GRAPE کہا جاتا ہے اور دوسری زبانوں میں اس کے اور نام ہیں۔ پس یوز آسف اور شہزادہ نبی ہی عیسےٰ یا مسیحؑ ہے۔ ہاں اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ صاحب قبر کا نام شہزادہ نبی یا یوز آسف نہیں ہے تو کوئی بات بھی ہے۔ لیکن وہ ایسا ہرگز ثابت نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ قبر شہزادہ نبی یا یوز آسف کی ہی ہے۔ پس یوز آسف حضرت مسیحؑ کا ہی نام ہے۔ جس طرح پنجابی زبان میں مزاج کو بگاڑ کر مجاز کہہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح یوز دراصل یسوع ہے اور یسوع عیسےٰ ہے۔ عیسےٰ میں ع پہلے ہے اور یسوع میں ع بعد میں ہے اور الفاظ میں اس قسم کے تغیرات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔

وقفِ جدید
ایک مبارک تحریک ہے

وقف جدید موجودہ وقت کی ایک شاندار تحریک ہے جس کے خوش کن نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ اس تحریک کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۷ء میں کیا تھا اور خطبات اور پیغامات کے ذریعہ جماعت کو تاکید فرمائی تھی کہ اس تحریک میں شامل ہو کر مالی قربانیاں پیش کریں۔ پس احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات پر نظر ثانی فرمائیں اور اپنے اپنے عزیزوں و اقارب بزرگوں اور مرحوم لواحقین کو بھی شامل فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور جلد ادائیگی کا انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترم خان فقیر محمد صاحب کا پچھلے دنوں فضل عمر ہسپتال میں مثانہ پیشاب کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا ہے مگر پیرانہ سالی کے باعث آپ ضعف محسوس کر رہے ہیں۔ محترم خانصاحب موصوف ان چند خوش قسمت احباب میں سے ہیں جنہیں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل قادیان بھجوایا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۵ سال ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مشرقی افریقہ کے علاقے کسموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

نوسو میل کا تبلیغی سفر۔ وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی تقسیم۔ پادریوں سے تبادلۂ خیالات

چھ افریقی باشندوں کا قبول اسلام۔ سہ ماہی رپورٹ بابت جنوری تا مارچ سنہ ۱۹۶۱ء

(مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مبلغ مشرقی افریقہ مقیم کسموں)

بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ شہروں کا دورہ کیا اور اسلامی لٹریچر قیمتاً اور مفت تقسیم کیا۔ اسی طرح بس اور ریل میں سفر کرتے ہوئے تبلیغ کا موقعہ ملا۔

ایک دفعہ LITEAN کے بازار میں پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا۔ تو ایک پادری صاحب میرے پمفلٹ پر یسوع مسیح کا نام دیکھ کر میرے پاس آئے۔ پہلے تو یہ سمجھ کر کہ شاید میں مسیحی مناد ہوں خوش ہوئے۔ لیکن جب اس پمفلٹ کو عیسائیت کے خلاف دیکھا تو ان کی اور میری الوہیت مسیح پر گفتگو شروع ہو گئی۔ میں نے انہیں انجیل سے تردید الوہیت مسیح پر بعض حوالجات نکال کر دکھائے اور سمجھایا کہ یہ ٹھیک ہے کہ بائیبل میں حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے لیکن بائیبل میں بعض اور لوگوں کو بھی خدا کا بیٹا کہا گیا ہے مثلاً حضرت آدمؑ سلیمانؑ داؤدؑ وغیرہ تو تم ان سب کو خدا کا بیٹا کیوں نہیں مانتے۔ اس پر بعض سامعین میرے ہم خیال ہو گئے تو پادری صاحب کو جوش آیا اور کہا کہ یہ لوگ صلیب پر نہیں مرے۔ لیکن یسوع مسیح صلیب پر مر کر ہمارے تمام گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ میں نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ انصاف سے جواب دیں کہ کیا اب حضرت مسیحؑ کو ماننے والوں میں گناہ بالکل ختم ہو گئے ہیں اور یہ کتنا مذہب کے ساتھ تمسخر ہے کہ گناہ آپ لوگ کریں اور بار گناہ حضرت مسیحؑ اٹھائیں۔ پھر میں نے کہا یہ بھی غلط ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت ہو گئے ہیں۔ آپ کی انجیل کہتی ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرے۔ اس کے ثبوت میں کئی [illegible]۔ اسی وقت انجیل سے بعض حوالجات نکال کر دکھائے۔ اس پر پادری صاحب نے غصہ میں آ کر کہا تم جو کچھ کہہ رہے ہو غلط ہے تم گناہ میں مر جاؤ گے۔ میں نے کہا مرنا تو ہر انسان نے ہے۔ کوئی انسان موت سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن اسلام کی رو سے میں سچا مسلمان ہوں کیونکہ قرآن کے نزدیک جو شخص خدا رسول پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ سچا مسلمان ہے لیکن انجیل کی رو سے تم سچے مسیحی نہیں کیونکہ حضرت مسیحؑ نے سچے مسیحی کی جو علامات بتائی ہیں وہ تم میں نہیں پائی جاتیں۔ انجیل کی رو سے سچا مسیحی پہاڑ کو سرکا سکتا ہے۔ آپ پہاڑ کو چھوڑ دیں اگر آپ نے سامنے والی دکان کو سرکا دیا تو میں مان لوں گا کہ آپ سچے مسیحی ہیں۔ ورنہ آپ لوگوں کو اس وقت مغالطہ دے رہے ہیں۔ ہماری یہ گفتگو اندازاً تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس پر پادری صاحب چلے گئے اور یہی کہتے گئے کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ تم کبھی نہیں بچ سکتے

دوسرے دن میں Macdden Mine گیا وہاں کافی مزدور کام کرتے ہیں جو عیسائیت کے اثرات سے محفوظ ہیں۔ وہاں کے افریقن مجھے مسلمان مشنری دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے میری کتب خریدیں اور دوسروں کو خریدنے کی تحریک کی۔ ایک دن پندرہ افریقن جمع ہو گئے ان کو تبلیغ کی اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیئے۔ مذہب ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ ہم حضرت مسیح کو کیا مانتے ہیں اور کیوں؟ اسلام میں عورت کی حیثیت۔ اسلامی عبادات کا فلسفہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔ ان دنوں انگریزی اخبار میں قائد اعظم مرحوم کی فوٹو آئی تھی وہ دیکھ کر لوگوں نے پاکستان کے متعلق مختلف سوال کئے جن کے جواب دیئے گئے۔

اس سفر سے جب واپس آ رہا تھا تو بس میں ایک زیر تبلیغ افریقن ملا اس کو کتاب "All about Jesus" دی اس نے کچھ حصہ پڑھ کر کہا۔ مسٹر سلیمان میں آپ سے متفق ہوں کہ حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے حقیقی بیٹے نہیں تھے یہ سن کر دوسرے افریقن جو بس میں ان کے ساتھ سفر کر رہے تھے اسے کہنے لگے کیا تم بائیبل کو مانتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں بائیبل کو مانتا ہوں۔ لیکن بائیبل کی رو سے بھی حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے بیٹے ثابت نہیں ہوتے۔ چنانچہ ان کی آپس میں گفتگو پہلے انگریزی میں شروع ہوئی پھر لوکل زبان میں باتیں کرتے رہے۔ آخر میں ایک افریقن نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ اگر یسوع مسیح کو خدا تعالیٰ کا بیٹا مانا جائے تو پھر ہم کو خدا تعالیٰ کی بیوی تسلیم کرنا پڑتا ہے جسے کوئی بھی نہیں مان سکتا۔

ماہ فروری میں اس علاقہ کا دورہ کیا گیا جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں اور دو افریقن معلم مسٹر رجب اور بشیر کام کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یالا اور کیا کی جماعت میں گیا اور تین دن یہاں ٹھہرا۔ یہاں افریقن لوگ ایک جگہ شہر کی صورت میں نہیں رہتے بلکہ ہر ایک افریقن اپنی زمین میں رہتا ہے۔ ہم تینوں صبح سویرے تبلیغ کو جاتے تھے اور شام کو واپس آتے تھے۔ اس علاقہ میں تین دن رہا اور ہر دن اللہ تعالیٰ نے ایک افریقن کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر اس کے بعد ایگو گیا۔ وہاں تین دن رہا۔ وہاں بھی دو افریقن اسلام میں داخل ہوئے دو افریقن بچوں کے اسلامی نام رکھے اور وہاں جماعت کے بچوں کو نماز، اس کا ترجمہ اور بعض اسلامی مسائل اور بعض دعائیں سکھائیں۔ غیر از جماعت لوگوں کو بائیبل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔

ایک یورپین جو P.W.D کے افسر تھے دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ مجھے اکیلا شام کو دیکھ کر حیرانی سے پوچھا کہ تم اس وقت یہاں اکیلے کیوں پھر رہے ہو (کیونکہ آجکل وہاں اکیلے پھرنا خطرہ سے خالی نہیں) میں نے کہا کہ میں مسلم مشنری ہوں اور یہاں ہماری جماعت ہے۔ اور میں تین دن سے یہاں مقیم ہوں۔ اس طرح ہماری بات چیت شروع ہو گئی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت جماعت احمدیہ کی غرض و غایت اور جماعت کے مشن جہاں جہاں کام کر رہے ہیں ان کے متعلق اسے آگاہ کیا پاکستان کے بعض حالات بیان کئے۔ اس یورپین کو اسلام کی کتب دیں جو اس نے بڑے شکریہ سے قبول کیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں کل اپنے گھر ایلڈورایٹ جا رہا ہوں آپ بھی میرے ساتھ چلیں دو دن کے بعد واپس آ جائیں گے۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا۔ ایلڈوریٹ یہاں سے ۸۰ میل پر ہوگا۔ سر راستہ میں اس نے اپنے کئی مشن دکھائے جو بہت بڑے اور وسیع پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ بعض مشنری کالج دکھائے جہاں جرمنی اور انگلستان کے پروفیسر کام کرتے ہیں اور ہر مشن کے ساتھ ایک ہسپتال ہے جہاں سینکڑوں افریقن آتے ہیں۔ علاج معالجہ کے علاوہ ان کو عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ یہ حالات دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا تو ہی ہے جو اپنی قدرت کاملہ سے ہم کو ان پر فتح بخش سکتا ہے ورنہ ظاہری سامان اس وقت ہمارے پاس کہاں کہ ان کا صحیح طور پر مقابلہ کیا جائے۔ راستہ میں مختلف مقامات پر پھر کر پمفلٹ تقسیم کئے۔ (باقی)

نئی بائیبل کی تدوین

(۳)

اس کپڑے کے ٹکڑے جو پہلی غار میں ملا تھا۔ شکاگو کی ایٹمی لیبارٹری میں بھیجے گئے اور وہاں ماہرین نے ان کی خاکستر پر ریڈیو ایکٹو تجربے کئے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ جس روئی سے یہ کپڑا بنا ہے وہ ڈیڑھ سو سال سے اڑھائی سو سال قبل مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔ ان تحریروں کے بارے ۔۔۔۔۔۔ میں اور انکشافات سے پتہ چلا کہ یہ کتابیں کسی کتب خانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوا کہ کس وجہ سے انہیں اس بیابان میں چھپا دیا گیا۔ اس سوال کا جواب اس غار سے بہت ہی کم فاصلے پر واقع کھنڈرات نے مہیا کیا۔

پہلے غلطی سے یہ تصور کیا جاتا تھا کہ یہ کھنڈرات جن کا نام "میل مجادر کومران" ہے رومی عمارات کے نشانات ہیں۔ لیکن اب کھدائی سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ کھنڈر ایک عبادت خانہ کے ہیں جو ۱۲۰ ق م سے ۶۸ء تک یہودیوں کے گروہ "سنیان" کی مشہور عبادت گاہ تھی۔ خاص طور پر قابل توجہ یہ بات تھی کہ جب ان کھنڈرات کو مرکز توجہ بنایا گیا۔ تو وہاں سے ایک لمبی میز کے کچھ بچے ہوئے حصے ملے جن پر تاحال چند دواتیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک دوات کی تہ میں ابھی تک خشک شدہ سیاہی موجود تھی اسی طرح وہاں ایک صحیح سالم مٹکا بھی ملا جو بعینہ انہی مٹکوں کی طرح تھا جو پہلی غار میں دیکھے گئے تھے۔ ان انکشافات سے ثابت ہوگیا کہ اس عبادت خانہ کے مکینوں ہی نے ان لپٹی ہوئی تحریروں کو اس غار میں چھپا دیا تھا۔

ان کھنڈرات میں تقریباً چار سو کے بھی ملے جن کی تاریخیں ان چیزوں کے چھپائے جانے کے بارے میں ایک قومی شہادت پیش کرتی ہیں۔ ان تحریروں کے چھپائے جانے کا واقعہ ۶۸ء کا ہے اور یہ وہی موقعہ ہے۔ جب اس عبادت خانے کے مکینوں کو پتہ چلا کہ رومی سپاہیوں کا ایک دستہ اس نواح کی طرف بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس گراں بہا خزانے کو ان غاروں میں چھپا دیا ہوگا۔

اب عرب، بادیہ نشین اور بھی زور شور سے کومران کے گرد و نواح میں پرانے آثار کی تلاش کرنے لگے چنانچہ انہوں نے ایک اور وسیع غار ڈھونڈ لیا۔ جس میں سے ایسے صفحات دستیاب ہوئے جو بائیبل کے عہد قدیم کے پانچ سفروں پر مشتمل ہیں۔

قدیم لسانیات کے ماہرین بھی اس نواح میں اور زیادہ تحقیقات میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ ان کی کاوش بار آور ثابت ہوئی۔ وہاں سے شمال کی طرف ایک اور غار مل گئی۔ جس میں پیتل کی تین باریک تختیاں ملیں جن میں سے ہر ایک تیس سنٹی میٹر چوڑی ہے۔ ان تختیوں پر ایسی تحریر نظر آتی ہے جو بہت الجھی ہوئی ہے اور اسے پڑھنا بہت مشکل ہے معلوم ہوتا ہے کہ تختیاں اس عبادت خانے کے ایک بہت اہم ذخیرے کا حصہ ہیں۔ ان تختیوں پر کیا لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ بہت جلد پتہ چل جائے کہ ان تختیوں کا متن کیا ہے۔ کیونکہ مانچسٹر کی یونیورسٹی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا کہ ان کا زنگ دور کر کے مطالعہ کے قابل بنا دے۔

کچھ ہی عرصہ بعد ان بادیہ نشینوں کی وجہ سے ایک ایسی ہی چوتھی غار کا پتہ چلا جو ان سب سے زیادہ عجیب تھی۔ یہ غار قدرتی نہ تھی۔ بلکہ ایک کمرے کی مانند ہے جو چٹان کو کاٹ کر بنائی گئی ہو۔ اس غار سے ان عربوں کو کئی ہزار مختلف قسم کے ٹکڑے دستیاب ہوئے جن پر "آسنز" کے سفر کے علاوہ قدیم بائیبل کے تمام سفر درج ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سی تحریریں بھی ہیں جن سے زیادہ تر فرقہ انسیان کے بارے میں ہیں۔ ان میں سے کچھ معتبر سمجھی جاتی ہیں اور کچھ کو نامعتبر تصور کیا جاتا ہے۔ جو ٹکڑے وہاں ملے وہ ۳۳۲ رسائل پر مشتمل ہیں۔ اور ان کی مدد سے بائیبل کا ایک بہت قدیم نسخہ جو پہلی غار سے برآمد شدہ تحریروں سے بھی قدیم تر ہوگا۔ ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ اسی زمانے میں عربوں نے دو اور بہت قیمتی انکشافات کئے۔ بحیرہ مردار سے آٹھ کیلو میٹر پر ایک مٹی کے تودے سے جو مخروطی شکل کا تھا بائیبل کے عہد جدید کے کچھ حصے ملے جو ۱۳۰۰ سو سال پیشتر یونانی خط میں لکھے گئے تھے۔ اسکے بعد صحرائے یہودہ کے جنوب کی طرف ایک اور غار ملی جو اور زیادہ قیمتی معلومات کی حامل تھی۔ وہاں سے معلوم شدہ بہت سی تحریروں میں سے ایک یونانی ترجمہ کا حصہ بھی ہے جو نبیوں کی کتاب میں سے تھا یہ نسخہ ۱۸۰۰ سو سال پرانا ہے۔

یہ تحقیقات ابھی ختم نہیں ہوئی اور ان کے بارے میں ابھی اور بھی بہت چھان بین ہو رہی ہے۔ تاحال ان بہت سی تحریروں کے اندراجات بھی پڑھے نہیں جا سکے۔ اور ماہرین ابھی تک ان کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ اٹلی کی لائبریری نے نوے لاکھ تین ہزار سات سو پانچ لیرا مہیا کئے تھے۔ تاکہ ان میں سے زیادہ تر مخطوطوں کو حاصل کر سکیں۔ لیکن تاحال یہ کہنا مشکل ہے کہ ان تحریروں کی قیمت کیا ہے۔ چند ہزار صفحات تو یروشلم کے عجائب گھر میں بھی ملے ہیں۔ جن کے بارے میں یہ طے نہیں کیا گیا کہ وہ کس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں کیا لکھا ہوا ہے۔ انگلستان۔ فرانس جرمنی امریکہ اور ہالینڈ کے علماء کا ایک گروہ اس عظیم تاریخی دریافت میں لگا ہوا ہے۔ جو صفحات ملے ہیں ان کی شکل مٹی کیچڑ کی وجہ سے اور زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ گری کے اثرات کی وجہ سے بدل چکی ہے اور وہ بہت شکستہ حالت میں ہیں ان لپٹی ہوئی کھالوں پر تحریر شدہ امور کا مطالعہ بہت صبر آزما کام ہے اور اس کے لئے بہت دقت نظر کی ضرورت ہے بعض تو اس قدر میلے اور ناقابل مطالعہ ہیں کہ ان کو پڑھنے کے لئے ان میں سے قرمزی شعاعیں گذارنی پڑتی ہیں تاکہ ان حروف کے عکس پڑھے جا سکیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صرف ایک صفحہ کو صاف کرنے اور پڑھنے میں ایک عالم ایک ہفتہ صرف کر دینے پر مجبور ہے۔

اتنی کاوش اور چھان پھٹک کے باوجود جو نتائج ہاتھ آئے ہیں وہ بالکل افسانہ نما ہیں۔ ان تحریروں کی دریافت سے قبل بائیبل کے عہد قدیم کا کوئی بھی عبرانی زبان کا نسخہ ۹۲۷ء سے پہلے کا موجود نہیں۔ اب "یوسیع" کے سفر کے بارے میں ایک مکمل نسخہ ہاتھ آگیا ہے جو حضرت عیسےٰ کی پیدائش سے قریباً ۱۰۰ سال پہلے کا ہے۔ اس طرح سینکڑوں صفحے شموئیل کے سفر کے دستیاب ہوتے ہیں۔ جو حضرت عیسےٰ سے ۲۲۵ سال قبل لکھے گئے تھے۔

ہزاروں صفحات دوسرے تمام سفروں ماسوائے ایک سفر کے، پر مشتمل ہیں۔ جن کی تحریر کا زمانہ بھی تاریخی ۔۔۔ سے بہت پرانا ہے۔ اس طرح ایک نسخہ تفسیر کا بھی حبقوق (جو کہ اسرائیلی انبیاء میں سے تھے) کا بھی دریافت ہوا جو یقیناً حضرت عیسےٰ کی پیدائش سے پہلے کا ہے

اس مختصر سے زمانہ میں کتاب مقدس بائیبل کے بارے میں اتنا مواد مل چکا ہے کہ اب علماء اس پر قادر ہیں کہ ایسا متن تیار کر سکیں۔ جو اصلی متن سے قریب ترین ہو۔ ان علماء میں سے ایک نے خیال ظاہر کیا کہ کتاب مقدس کے عہد قدیم کے تمام ابواب میں تبدیلی واقع ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نیا مواد تمام ابواب کی صحت کر کے اسے قبولیت عامہ بخش دے گا۔

(ماخوذ)

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کو میونسپل کمیٹی قادیان کی طرف سے خراج تحسین

جماعت احمدیہ قادیان کے امیر جناب مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل ایک عرصہ تک وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان کے عہدہ پر فائز رہنے کے بعد حال ہی میں اس عہدہ سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر میونسپل کمیٹی قادیان نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد کے ذریعے آپ کو خراج تحسین ادا کیا۔

نقل ریزولیوشن ۲۳ اجلاس عام مورخہ ۲۲/۴/۶۱ میونسپل کمیٹی قادیان

تحریک صاحب صدر کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جنہیں میونسپل کمیٹی کی طرف سے اپریل ۱۹۶۰ء میں وائس پریذیڈنٹ کا عہدہ دے کر نہایت اہم ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ انہوں نے نہایت محنت، دیانتداری تندہی جانفشانی اور خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داری کو سرانجام دیا ہے۔ بالخصوص دفتر کے کام متعلقہ جات مثلاً انسپکشن۔ چونگیات ہسپتال ہاؤس ٹیکس۔ تہ بازاری۔ لائسنس سائیکل ٹیکس وغیرہ اپنے سالہا سال ۔۔ تجربہ سے جو کچھ بہتری کی ہے اور کام کی رفتار کو تیز کر دیا ہے نمایاں طور پر قابل تحسین ہے لہذا تجویز کی جاتی ہے کہ ان کے کورہ تندہی اور جانفشانی سے کام کرتے ہوئے اپنی ذمہ ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے پر میونسپل کمیٹی قادیان کی طرف سے شکریہ کا ریزولیوشن پاس کیا جاوے تاکہ آنے والے اصحاب ان کی تقلید و پیروی میں فخر محسوس کریں۔

(سیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان ۱۱/۵/۶۱)

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان ۱۸ رمئی ۱۹۶۱ء)

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیاں کا اجراء

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ امسال ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کا اجراء موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ زرضمانت مطلوبہ ۳۵۰۰۰/- روپے برائے اجراء ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اکاؤنٹس بغرض منظوری محکمہ تعلیم میں پیش ہیں۔ مخیر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ادارہ کی اخلاقی اور مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اس کی امداد ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔ ایسے احباب جن کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہے انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(قاسم الدین) مینجر ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

افریقہ میں تبلیغ اسلام

وکالت مال کا ٹریکٹ بعنوان بالا وصول پاکر مکرمی چوہدری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھو وال غلام رسول ضلع لائلپور جو تحریک جدید کا چندہ بقدر یکصد روپیہ پہلے ہی ادا فرما چکے تھے۔ مزید یکصد روپیہ کا وعدہ بھجواتے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء نیز جماعت مذکورہ کے سیکرٹری صاحب مال مکرم محمد نور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ چوہدری صاحب موصوف کے علاوہ جماعت کے بچوں نے بھی اس مالی جہاد میں حصہ لینے کا ازحد شوق ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ ۷۷/- روپے کے وعدے بچوں کی طرف سے وصول ہوئے ہیں۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف بنام وکیل التبشیر ربوہ بھجوائیں۔

(۱) ایم۔اے۔ ریاضی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔

(۲) ایم۔اے۔ جغرافیہ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔

تنخواہ:- ۸۵۰/- روپے ماہوار علاوہ سالانہ ترقی ہوگی۔ کرایہ آمد و رفت و انتظام رہائش بذمہ احمدیہ مشن غانا ہوگا۔ صرف وہ احباب اپنی درخواستیں بھجوائیں جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور تین سال کے لئے عارضی وقف کر سکتے ہوں۔

نوٹ:- کوائف بھجواتے وقت درخواست کے ساتھ ڈگری کی فوٹوسٹیٹ کاپی مع تصدیق امیر جماعت بھجوانی ہوگی۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

اصحاب احمدؑ کے متعلق مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب کی رائے

مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور "اصحاب احمدؑ" کے نہایت مفید اور ایمان افروز سلسلہ کتب کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اصحاب احمدؑ کی کئی ایک جلدیں میں نے مطالعہ کی ہیں ہر ایک جلد کو نہایت دلچسپ قابل قدر سبق آموز اور ایمان افروز پایا۔ جن جلیل القدر صحابہؓ کے حالات پڑھنے میں آتے ان کی خدمات اور قربانیوں کا حال پڑھ کر ان کے لئے نہ صرف دل سے بے اختیار دعائیں نکلتیں بلکہ خدام کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نوازشات کا حال پڑھ کر ہر آن دل میں رشک پیدا ہوتا کہ کاش ہماری زندگی کا ایک لمحہ ان بزرگان کے نقش قدم پر چلنے میں صرف ہو۔ اور ساتھ ہی ملک صلاح الدین صاحب کے لئے دل سے دعا نکلتی کہ وہ کس قدر محنت، جانفشانی اور صرف کثیر سے یہ نایاب معلومات فراہم اور شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی اور عزم میں برکت دے۔ تاکہ وہ اپنے منشاء کے مطابق اس نہایت ہی مفید تاریخی سلسلہ کو جاری رکھ سکیں اور پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ ان کی اس خدمت کی قدر کو تازہ اور زندہ رکھنا اور ترقی کرنے والی احمدی جماعت کا کام ہے اور مجھے یقین ہے کہ احمدی جماعت "اصحاب احمدؑ" کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر کے اپنے درویش بھائی کی محنت کی ضرور قدر کرے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی فلاح عطا فرمائے۔"

(۴) دائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوکر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅓ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ⅔ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:-

اوّل۔ زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی) اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے۔ اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔

پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنج سالہ تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم)

دائمی عزت حاصل کرنے کا طریق

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا یہ طریق ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مطبوعہ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

تقرر امیر ضلع۔ امیر حلقہ و نائب امیر حلقہ

مکرم پیر محمد زمان شاہ صاحب کو امیر ضلع نیز مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کو امیر حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اور چوہدری ظفر احمد صاحب کو نائب امیر حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر ۱۶۰۵۸: میں نسیم اختر زوجہ چوہدری محمد جمیل قوم کشمیری ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سگنل کیمپ کوارٹر A ۱۵ پی ۱۔ ۲۔ ر الف ماری پور ڈاکخانہ کراچی ۲۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے
(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۴ تولہ
۲۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۳¾ تولہ
۳۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ
۴۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½۱ تولہ
۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ایک تولہ
جملہ وزن ¼۱۳ تولہ قیمت ۱۵۹۰/- روپے

اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۵ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ: نسیم اختر۔
گواہ شد: مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی ۵/۴
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۵۹: میں سید غلام شاہ ولد سید سلطان شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن معرفت احمدیہ ہال میگزین ڈاکخانہ کراچی نمبر ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں انجمن احمدیہ کراچی کا ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۰۰/- روپے بنتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۴ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد: سید غلام شاہ۔
گواہ شد: نذیر احمد نائب سیکرٹری مال کراچی۔
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۶۰: میں امۃ البشریٰ زوجہ ملک الطاف الرحمٰن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲۷-C کیمپ نمبر ۲ پی اے الیف ماری پور کراچی ۲۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ سو روپے (۱۵۰۰/-) روپے ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ
۲۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ½۱ ؍
۳۔ ہار گلے کا طلائی ایک عدد وزن ½۱ ؍
۴۔ [illegible] طلائی ایک عدد وزن ۱ ؍
جملہ وزن ۵ تولہ قیمت ۶۰۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۵ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: امۃ البشریٰ ۶۱/۴/۵
گواہ شد: مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی۔ گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی
نوٹ: میری اہلیہ صاحبہ کا حق مہر میری طرف واجب الادا ہے۔ میں انکے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔
ملک الطاف الرحمٰن (خاوند موصیہ)
۶۱/۴/۵

نمبر ۱۶۰۶۱: میں محمد شریف ولد حاجی محمد عبداللہ قوم راجپوت پیشہ کاشتکار عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت اراضی نہری چار کنال جس کی قیمت مبلغ ۱۰۰۰/- ایک رہائشی مکان خام قیمت ۲۰۰/- (دو صد روپے) کل میزان ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ واقعہ چک نمبر ۶۹ گھسیٹ پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ہے۔ میں اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط الراقم الحروف محمد شریف ولد حاجی محمد عبداللہ صاحب مرحوم چک ۶۹/ر ب گھسیٹ پور۔ العبد: محمد شریف ولد حاجی محمد عبداللہ ۶۱/۴/۵
گواہ شد: عبدالرحیم ولد سلطان علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۶۱/۴/۵

نمبر ۱۶۰۶۲: میں ڈاکٹر سراج الدین احمد پنشنر ولد حکیم حسن الدین صاحب مرحوم سابق پیشہ طب عمر قریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن ربوہ محلہ دارالنصر شرقی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں — میں اس وقت مبلغ ۲۹/۲۲ ماہوار پنشن پاتا ہوں۔ اسکے علاوہ حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد کا مالک ہوں۔ مکان محلہ دارالنصر شرقی ربوہ مالیت ۳۰۰۰/- روپے ہے۔ (نیز ایک مکان قادیان محلہ دار الفتوح نزد باغ بادیاں) میں میری ملکیت ہے۔ جس کا حسب ہدایت کلیم نہیں حاصل کی۔

میں اپنی ماہوار آمد جو پنشن کی صورت میں ملتی ہے۔ اور جائیداد جس کی تفصیلات اوپر دی گئی ہیں کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اسکے علاوہ میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط والسلام۔
العبد: سراج الدین احمد محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ ۶۱/۴/۲
گواہ شد: سردار مصباح الدین موصی مصباح منزل چنیوٹ ۶۱/۴/۲
گواہ شد: بشیر الدین احمد سامی وصیت ۱۵۲۲۴ مصباح منزل چنیوٹ ۶۱/۴/۲

درخواست دعا

میرا بچہ عبدالکریم بعارضہ ٹائیفائیڈ ۶۱/۵/۲۷ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو اپنے خاص فضل کے ماتحت شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(عبداللطیف بیدیانوالہ چک ۶۱ R-B ضلع لائلپور)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

افغان ایجنٹوں میں اسلحہ اور روپے کی تقسیم پر لڑائی میں چھ ہلاک

پاکستانی قبائلیوں نے افغان حکمرانوں کے خلاف متحدہ محاذ بنا لیا

• پشاور ۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ چیف افغان ایجنٹ بادشاہ گل کے ذریعے روسی ساخت کا جو اسلحہ اور روپیہ باجوڑ اور دوسرے علاقوں میں سمگل کیا گیا تھا اس کی تقسیم کے بارے میں افغان ایجنٹوں کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ بعض علاقوں سے افغان ایجنٹوں کے ایک دوسرے پر مسلح حملوں کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔

معتبر ذرائع کے مطابق امیر خانہ ٹنڈاؤک اور لاکیان کے علاقہ میں افغان ایجنٹوں کی باہمی لڑائیوں میں چھ افراد ہلاک اور کوئی درجن بھر اشخاص زخمی ہو گئے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ان لڑائیوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک افغان ایجنٹ زلال کو افغانستان سے اسلحہ اور روپے ملے تھے یہ رقم اور اسلحہ اس نے ایک اور افغان ایجنٹ گل داد حلیم زئی کو پہنچانے کی بجائے خود ہضم کر لئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گل داد نے اس کا انتقام اس طرح لیا کہ زلال کو پکڑ لیا اور دو روز تک یرغمال کے طور پر اپنی حراست میں رکھا۔ زلال کے قبیلہ کے سربراہ نے ۲۲ ہزار روپے کی رقم اور پانچ رائفلیں گل داد کو فدیہ کے طور پر دے کر زلال کو رہا کرایا۔ لیکن زلال کو رہا کرنے سے پیشتر اس کا سر، مونچھیں، بھنویں اور پلکیں صفاچٹ کر دی گئیں۔ زلال رہا ہوتے ہی سیدھا جلال آباد کی طرف بھاگ گیا!

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق باجوڑ کے علاقہ میں گھس آنے والے افغان لشکریوں کا جو حشر ہوا ہے اس نے کئی پاکستانی قبائلیوں (سرداروں) کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب وہ افغانستان کی ہوس ملک گیری کے خلاف متحدہ محاذ بنا رہے ہیں۔

باجوڑ کے ہیڈ کوارٹر خار کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ باجوڑ کے ایک با اثر قبائلی سردار خان عبدالسبحان خان نے حال ہی میں تنگی ڈھنگو دھری چکئی اور دوسرے نواحی دیہات کے قبائلیوں کا ایک اجلاس بلایا تھا جس میں پاکستان کے قبائلی علاقہ پر افغان لشکریوں کے کسی اشتعال کے بغیر حملہ کی سخت مذمت کی گئی!

قبائلی سرداروں نے افغان حملہ آوروں کو پسپا کرنے کے بارے میں حکومت پاکستان کی کارروائی کی تعریف کی ہے اور پاکستانی سرحدوں کی حفاظت کے ضمن میں اپنی ہر ممکن امداد و اعانت کا یقین دلایا ہے۔ اس جرگہ نے فضل اکبر عرف بادشاہ گل کو خبردار کیا ہے کہ وہ پختون قبائلیوں کی روایتی مہمان نوازی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور باجوڑ کے علاقہ سے نکل جائے ورنہ قبائلی اس کے اور اس کے گروہ کے افراد کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مغربی بنگال میں پٹ سن کے کارخانے بند

کلکتہ ۳ جون۔ بھارتی حکومت نے صوبائی حکومت کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے دو ہفتہ کے لئے پٹ سن کے تمام کارخانے بند کرنے کی اجازت دیدی ہے یہ اقدام خام پٹ سن

کی قلت کے باعث کیا گیا ہے اسی عرصہ کے دوران مزدوروں کو مناسب معاوضہ دیا جائے گا!

گرمی کی لہر

لاہور ۳ جون۔ مغربی پاکستان میں آج بھی گرمی کی لہر چلتی رہی جس سے مختلف شہروں میں شدید گرمی پڑی۔ متعدد شہروں سے لو لگنے کے باعث کئی لوگوں کے بیہوش ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کل لاہور میں درجہ حرارت ایک سو دس درجہ تک پہنچ گیا۔

• عدیس ابابا ۳ جون۔ ایتھوپیا کے دارالحکومت عدیس ابابا میں کل صبح زلزلے کے بیس سے زیادہ جھٹکے محسوس کئے گئے ابتدائی زبردست جھٹکوں کے بعد لوگ ڈر کے مارے اپنے گھروں سے باہر نکل آئے لیکن ان جھٹکوں سے کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا کرٹہ کی رصد گاہ میں بھی زلزلے کے سخت جھٹکے ریکارڈ کئے گئے ہیں جن کا مرکز مشرق وسطیٰ ایتھوپیا میں تھا چند گھنٹے بعد اس علاقہ میں معمولی شدت کے زلزلے کے جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔

درخواست دعا

خاکسار کا تایا زاد بھائی محمد اکبر ابن چوہدری محمد اسحٰق صاحب لائلپوری کچھ دنوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے احباب کرام و درویشان قادیان سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالسمیع ظفر معرفت
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گولبازار ربوہ

لیڈر۔ بقیہ صفحہ ۲

ہیں اور وہی فلاح پاتے ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے ہمیں رسالت سے رہنمائی ملتی ہے۔ رسالت ہمارے سامنے ایک براہ راست شہادت پیش کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ ایسا وجود واقعی موجود ہے۔ ایک رسول کا وجود اللہ تعالیٰ کے وجود کا واضح ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ واضح بیّنات ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر سعید روحیں اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچی آتی ہیں۔ اور اس طرح صراط مستقیم پر پڑ کر وہ اللہ تعالیٰ کی تلاش کے لئے جدوجہد کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف بڑھتا ہے اور وہ اس کا ذاتی مشاہدہ کر لیتی ہیں۔ وہ مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز ہوتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر براہ راست دلیل قائم کرتے ہیں۔ ہر انسان اپنے شوق و ذوق کے مطابق پھل پاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت سے اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن و احادیث کی روشنی میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ آپ کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کے اکثر دوستوں کو اس طرح اللہ تعالیٰ پر علی وجہ البصیرت ایمان پیدا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت ایک فعّال جماعت بن گئی ہے اور اسلام کے راستہ میں فعالیت میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴